السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک آدمی نے دوسرے کو اپنی بیٹی کا رشتہ اس شرط پر دیا کہ وہ بھی اس کے مقابل اپنی بیٹی یا بہن کا رشتہ اسے دے گا اور دونوں میں سے ایک نے مہر بھی ادا نہیں کیا کیا یہ نکاح جائز ہے یا ضروری ہے کہ ان دونوں خواتین کے لئے مہر بھی مقرر کیا جائے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کسی کے لئے بھی یہ جائز نہیں کہ وہ اپنی بیٹی یا دیگر وارث عورتوں میں سے کسی کا رشتہ کسی دوسرے انسان سے یا اس کے بیٹے سے اس شرط پر کر دے کہ وہ اپنی بیٹی یا دیگر وارث عورتوں میں سے کسی کا رشتہ اسے دے گا، کیونکہ رسول ﷺ نے اس سے منع فرمایا اور اس کا نام شغار (وٹہ سٹہ) رکھا ہے، بعض لوگ اس کا نام نکاح بدل بھی رکھتے ہیں، مہر اس میں خواہ مقرر کیا جائے یا مقرر نہ کیا جائے یہ منع ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع فرمایا ہے آپ نے اس کی صورت یہ بیان فرمائی ہے کہ کوئی شخص اپنی بیٹی یا بہن کا رشتہ کسی سے اس شرط پر کر دے کہ وہ اپنی بیٹی یا بہن کا رشتہ اس سے کر دے گا، آپ ﷺ نے اس سلسلہ میں مہر کا ذکر نہیں فرمایا، اس سے معلوم ہوا کہ ممانعت عام ہے اور دونوں صورتیں ہی ممنوع ہیں۔ چنانچہ اس مسئلہ میں علماء کا صحیح ترین قول یہی ہے۔ مسند (احمد) اور سنن ابی داؤد میں جید سند کے ساتھ حضرت معاویہؓ سے روایت ہے کہ امیر مدینہ نے ان کی طرف لکھا کہ وہ آدمیوں نے نکاح شغار کیا ہے اور مہر بھی مقرر کا ہے تو امیر معاویہؓ نے امیر مدینہ کو جواب میں لکھا کہ ان میں تفریق کر دو کیونکہ یہ وہی نکاح شغار ہے جس سے رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا ہے۔ یہ نکاح اس لئے منع ہے کہ اس میں وارثوں کی طرف سے عورتوں پر ظلم ہے، انہیں مجبور کرنا ہے کہ وہ ان سے شادی کریں۔ جنہیں وہ ناپسند کرتی ہوں، نیز انہیں محض ایک سودا سلف کی حیثیت دینا ہے کہ ان کے وارث جس طرح چاہیں اپنی رغبت و مصلحت کے مطابق ان میں تصرف کریں جس طرح کہ اس کے نکاح کرنے والوں کے حالات و واقعات سے ثابت ہوتا ہے الا ماشاء اللہ حدیث ابن عمر میں شغار کی جو یہ تفسیر بیان کی گئی ہے کہ آدمی اپنی بیٹی کا کسی دوسرے شخص سے اس شرط پر رشتہ کر دے کہ وہ اپنی بیٹی کا رشتہ اس سے کر دے گا اور دونوں کے لئے حق مہر بھی نہ ہو تو یہ الفاظ نافع کے ہیں یہ آنحضرت ﷺ کے الفاظ نہیں ہیں اور ظاہر ہے کہ آنحضرت ﷺ کے شغار کی تفسیر میں جو الفاظ ہیں، وہ الفاظ نافع کے الفاظ سے مقدم ہیں۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اسلامیہ

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 266

محدث فتویٰ